تقویٰ وہی ہے جو انسانی زندگی میں ایک انقلاب برپا کر دے

تقویٰ کا آغاز نیتوں کی سچائی سے ہوتا ہے اس کا تعلق صرف آپ سے نہیں آپ کی آنیوالی نسلوں سے بھی ہوتا ہے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | سوموار ۲۷ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ، ۷ اخاء ۱۳۷۰ ہش، ۷ اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر آنے والے اپنی تجارتوں میں جماعت احمدیہ کو ملوّث نہ کریں بلکہ تجارت کے لئے تجارت کے اصولوں پر عمل کریں

جو شخص آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بدیوں کو دیکھ لیتا ہے اس کے اندر تقویٰ کا سفر شروع ہو جاتا ہے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۶ ظہور ۱۳۷۰ ہش (۱۶ اگست ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الفضل لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

انسان خود اپنی نیت سے غافل ہو جاتا ہے

"جس طرح تقویٰ کی جڑ نظر سے پوشیدہ رہتی ہے اسی طرح ہر بدی کی جڑ بھی نظر سے پوشیدہ رہتی ہے لیکن ایک فرق ہے۔ جڑیں تو سب پوشیدہ ہی رہا کرتی ہیں۔ یہ درخت اور تنے ہیں اور پھول، پھل اور پتے ہیں اور ٹہنیاں ہیں جو دکھائی دیتے ہیں لیکن ان دونوں میں ایک فرق ہے۔ تقویٰ کی جڑ غیروں سے پوشیدہ رہتی ہے اور انسان اس جڑ سے آگاہ ہوتا ہے اور اسی پر اس کی بناء ہوتی ہے اور بدیوں کی جڑ خود اپنے نفس سے پوشیدہ رہتی ہے اور غیر اس پر اطلاع پاتے رہتے ہیں۔ پس یہ ایک نمایاں فرق ہے جسے سمجھنے کے بعد انسان اپنے اعمال کو مختلف بدیوں سے پاک بھی کر سکتا ہے اور مختلف خوبیوں سے زینت بھی بخش سکتا ہے۔ اس سے پہلے میں نے اسی موضوع پر ایک خطبہ دیا تھا۔ اب میں اس مضمون کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ اکثر انسان خواہ وہ نیکی کے کسی مقام پر بھی ہوں ضرور اپنی کچھ بدحالتوں سے ناواقف رہتے ہیں اور سب سے بڑا فتور نیتوں کا فتور ہے۔ نیتیں ہی وہ جڑیں ہیں جن پر نیکی کے پھل بھی لگتے ہیں اور بدیوں کے پھل بھی لگتے ہیں اور انسان اپنی نیتوں پر طرح طرح کے پردے ڈالتا ہے اور ان کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے یہانتک کہ بسا اوقات خود اپنی نیتوں سے غافل ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم نے جہاں شیطان کے حملوں کا ذکر فرمایا وہاں ہمیں متنبہ فرمایا کہ (-) الاعراف: ۲۸۔ کہ دیکھو! شیطان اور اس کے قبیلے تمہیں ایسی جگہوں سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھتے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ انسانی نیتوں پر اس آیت کا بہترین اطلاق ہوتا ہے۔ انسان اگر اپنی نیتوں کو دیکھنے لگ جائے تو گویا بدنیتوں کو دیکھنے سے وہ شیطان کو دیکھنے لگ گیا اور درحقیقت ہر انسان میں چھپے ہوئے شیاطین کا ذکر ہے جو اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا جا رہا ہے کیونکہ انسان اپنے نفس کے شیطان سے غافل ہوتا ہے اور دوسروں کے شیطان کو دیکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات دوسرے کی نیتوں پر بھی حملے کی جسارت کرتا ہے۔ اس لئے وہ شیطان جو پوشیدہ ہے وہ اپنے نفس کا ہی شیطان ہے۔ دوسروں کے نفس کے شیطان تو نہ صرف یہ کہ دوسروں پر پوشیدہ نہیں رہتے بلکہ انسان فرضی شیطان گھڑ کر بھی ان کی طرف منسوب کرتا رہتا ہے۔ اسی لئے غیروں کے معاملہ میں بدظنی سے بچنے کا حکم آیا ہے۔ کیونکہ وہاں انسانی فطرت کا رجحان یہ ہے کہ شیطان کہیں ہو یا نہ ہو شیطان بنا کر کسی کے سپرد کر دیا جائے اور اس کے سر پر تھوپ دیا جائے۔ پس وہ شیطان تو بہرحال خطرناک نہیں ہے جو دکھائی دے رہا ہے۔ یا دکھائی دے نہیں سکتا کیونکہ موجود ہی نہیں۔ پس قرآن کریم نے جہاں ان شیاطین کا ذکر کیا ہے کہ (-) کہ دیکھو وہ تمہیں ایسی جگہوں سے دیکھ رہا ہے جہاں سے تم اس کو نہیں دیکھ رہے وہ اور اس کے قبیلے، اس سے ملتی جلتی چیزیں، اس کے ہمنوا، اس کے ساتھ چلنے والے، اس کے مؤید یہ بھی تمہیں دکھائی نہیں دیتے۔ پس اگر آپ اپنے نفس میں ڈوب کر غور کریں تو اگر انسان کو نیکی سے ذرا بھی محبت ہو تو بے اختیار دل سے یہ دعا اٹھے گی کہ (-) کہ ہم اپنے اللہ سے، اپنے رب سے اپنے نفس کے شرور سے پناہ مانگتے ہیں اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ بہت کم لوگ ہیں جو اس دعا کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ ہمیشہ غیروں کے شر سے بچنے کی دعا مانگتے رہتے ہیں اور لکھتے بھی یہی ہیں کہ دشمنوں کے شر سے بچانے کے لئے ہماری مدد کریں۔ دعا کریں کہ اللہ اس کے شر سے بچائے۔ شریکے کے شر سے بچائے۔ فلاں کے شر سے بچائے اور فلاں کے شر سے بچائے لیکن جس شر سے بچنے کے لئے خدا نے سب سے زیادہ متنبہ فرمایا ہے اس کے شر سے بچنے کی طرف توجہ ہی پیدا نہیں ہوتی۔ اس مضمون کا آپ زندگی کے ہر شعبے پر اطلاق کر کے دیکھیں تو اس قدر اس مضمون میں وسعت ہے اور اس تفصیل کے ساتھ انسانی نیتوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے کہ اگر انسان یہ سفر شروع کرے اور یہ تلاش شروع کرے تو ساری زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفر ہوگا اور پھر بھی مکمل طور پر طے نہیں ہو سکتا لیکن یہ سفر اندرونی سفر ہے بیرونی سفر نہیں کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے غیروں کی شیطانیوں اور شرارتوں کا جہاں تک تعلق ہے وہ تو آپ نہ صرف دیکھتے ہیں بلکہ بڑھا چڑھا کر دیکھتے ہیں ہاں بعض حالتوں میں وہ مخفی بھی رہتی ہیں لیکن ان کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے الگ دعائیں سکھا رکھی ہیں لیکن جس حصے سے اکثر غفلت برتی جاتی ہے وہ اپنا نفس ہے۔ اب اس میں آپ نیتوں کی مثالیں ایک ایک کر کے چنیں اور پھر اس پر غور کریں تو آپ کو سمجھ آئے گی کہ کس حد تک انسانی نیتوں کے فتور اس کی ساری زندگی پر اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ میں نے آپ کو ایک مثال شادی بیاہ کے تعلق میں دی تھی کہ بیاہ شادی کے وقت بھی انسان ایسی نیتوں کے فتور لے کر چلتا ہے جس کا میاں بیوی کی زندگی پر، دونوں خاندانوں کے تعلقات پر، آئندہ نسلوں پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔

فتنوں پر منتج ہونے والے رشتے

انگلستان میں ہمیں بارہا اس کا اس طرح تجربہ ہوتا ہے کہ بسا اوقات باہر سے رشتوں کی تلاش والے آتے ہیں یا مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہمارے بیٹے کے لئے انگلستان میں یا امریکہ میں یا کسی اور ترقی یافتہ ملک میں رشتہ ڈھونڈ دیں۔ جب میں انہیں اچھا رشتہ بتاتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ اس کے ذریعہ ہمارے بیٹے کو نیشنیلیٹی (NATIONALITY) (شہریت) نہیں مل سکے گی کیونکہ آپ نے جس لڑکی کا ذکر کیا ہے وہ اگرچہ انگلستان رہتی ہے لیکن پاکستانی نیشنیلیٹی کی ہے یا فلاں نیشنیلیٹی کی ہے۔ ہمیں تو وہ چاہیئے جس کے ذریعہ ہمارے بیٹے کو وہاں کی نیشنیلیٹی مل سکے تو رشتے کا خیال دل میں پیدا ہوا ہے اور تلاش کرنے نکلے ہیں مگر دل کی گہرائی میں، نیت میں فتور آ چکا ہے۔ اچھی لڑکی پیش نظر نہیں ہے۔ اچھے خاندان پیش نظر نہیں ہیں، نیک عادات پیش نظر نہیں ہیں۔ یہ خیال نہیں ہے کہ اچھی نسلیں پیدا ہوں اور میاں بیوی کو گھروں کے سکون ملیں۔ خیال یہ ہے کہ کسی طرح ہمارے لڑکے کو باہر کی دنیا میں نیشنیلیٹی مل جائے۔ اب ایسی شادیاں لازماً فتنوں پر منتج ہوتی ہیں اور بہت سے ایسے رشتے جو ٹوٹتے ہیں وہ اسی وجہ سے ٹوٹتے ہیں۔ ان باتوں کا یہاں تک بد اثر ہے کہ انگلستان میں اگر کسی اچھی بچی کو پاکستان کے کسی اچھے لڑکے کا پیغام پہنچے تو وہ گھبرا کر انکار کرتی ہے کہ اس کی نیت کہیں نیشنیلیٹی لینے کی نہ ہو۔ کئی دفعہ مجھے سمجھانا پڑتا ہے کہ دیکھو وہ لڑکا بڑا نیک اور سعید فطرت ہے اس کی نیت نیشنیلٹی کی نہیں لیکن اگر اسے مل جائے تو بڑی اچھی بات ہے یہاں کی جماعت کو بھی تقویت ملے گی لیکن لڑکا فی ذاتہٖ اچھا نہ ہوتا تو میں تمہیں رشتے کے لئے نہ کہتا لیکن طبیعتیں بہت گھبراتی ہیں کیونکہ ایک لمبا تلخ تجربہ اس بات کا ہو چکا ہے۔

بدنیتوں سے رشتے چاہنے والے مجھے نہ لکھا کریں

چنانچہ ابھی کچھ عرصہ پہلے مجھے پاکستان سے ایک خط آیا کہ میرے بیٹے کے لئے امریکہ میں کوئی رشتہ ڈھونڈ دیں۔ میں نے اُن کو کہا کہ امریکہ میں تو نہیں مگر بعض اور جگہ بڑے اچھے رشتے ہیں وہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ اس کا جواب آیا کہ جی! رشتے تو بتا دیں گے مگر نیشنیلٹی کیسے ملے گی۔ میں نے کہا کہ پھر نیشنیلیٹی آپ تلاش کریں، میرا کام نہیں ہے کہ میں آپ کو نیشنیلٹیاں ڈھونڈ ڈھونڈ کر دوں۔ میں تو تقویٰ کی بناء پر اچھے رشتے تجویز کر سکتا ہوں جو میرے نزدیک ایسے ہوں کہ دونوں خاندانوں کے لئے دین اور دنیا میں برکتوں کا موجب بنیں۔ نیشنیلٹیاں ڈھونڈنی ہیں تو آپ ڈھونڈیں۔ پھر اس قسم کے بعض خطوط ملتے ہیں کہ فلاں لڑکی ہو جو کمانے والی ہو۔ ہمارا بیٹا ڈاکٹر ہے لیڈی ڈاکٹر چاہیئے اور لیڈی ڈاکٹر بھی ایسی جو ساتھ مل کر کمائی کرے۔ بعض استانیاں ڈھونڈتے ہیں حالانکہ ان غریبوں کی ساری عمر اپنے غریب بہن بھائیوں کا پیٹ پالنے کے لئے ایک مصیبت اور مشقت کی زندگی میں صرف ہو رہی ہوتی ہے، وہ بیچاریاں محنتیں کرتی ہیں، پڑھاتی ہیں لیکن یہ ان کو تاکتے ہیں کہ وہ آئیں اور ہمارے گھر آ کر اپنی محنتوں کی کمائی ہمیں کھلائیں۔ ایسے بدنیت لوگ کبھی دنیا میں چین نہیں پا سکتے۔ جو ایسی شادیاں ہو چکی ہیں وہ اکثر گھروں کو جہنم بنا دیتی ہیں۔ بعض بیچاری بیٹیوں کے مجھے خط آتے ہیں کہ ہمیں کمانے سے کوئی عار نہیں ہے لیکن ہمیں علم نہیں تھا کہ ہماری کمائی کی خاطر ہم سے شادی کی گئی ہے اور اب جب ہم کماتی ہیں تو دل چاہتا ہے کہ اپنے غریب بہن بھائیوں کو بھی کچھ کھلائیں اور حصہ رسدی دونوں کو فائدہ پہنچائیں مگر ہر وقت ساس کی طرف سے یا خاوند کی طرف سے یا نندوں کی طرف سے طعنے ملتے ہیں کہ یہ تو کما کما کر اپنے گھر بھیج رہی ہے۔ اگر کمانے والی چیز چاہیئے تھی تو کسی کمانے والے جانور سے شادی کر لیں۔ انسانوں کی زندگیاں کیوں برباد کرتے ہیں۔ لیکن یہ نیتوں کے فتور ہیں جنہوں نے نہ صرف بعض خاندانوں کے لئے اس دنیا میں جہنم پیدا کی بلکہ آگے نسلیں تباہ کر دیتے ہیں۔ ایسے تعلقات جو اس طرح بگڑے رہیں اُن کے ہاں پاکیزہ نسلیں نہیں پیدا ہو سکتیں۔ جہاں خاوند اور بیوی کے درمیان ہر روز کی بک بک جھک جھک رہے، لڑائیاں ہو رہی ہوں اور ایک دوسرے کو طعنے دیئے جا رہے ہوں، جہاں ساسیں اور نندیں وغیرہ بھی اس لڑائی کی آگ میں پنکھے جھونک رہی ہوں وہاں اولاد کس طرح امن کی زندگی کا منہ دیکھ سکتی ہے۔ وہاں کی اولاد کس طرح شر سے بچ سکتی ہے۔ لازماً ان کی طبیعتوں پر بہت گہرے اثر مترتب ہوتے ہیں اور خواہ وہ ایک طرف کے ہوں یا دوسری طرف کے ہوں۔ دین کی طرف کے بہرحال نہیں رہتے اور ایک نسل کی نسل کے لئے آئندہ جہنم کے سامان کئے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں سے جن تک میری یہ آواز پہنچے ان کو چاہیئے کہ وہ آئندہ مجھے لکھنے کی بھی جرأت نہ کریں کہ ہمیں فلاں نیت سے رشتہ ڈھونڈ دیں۔ جہاں چاہیں جائیں سر اٹھا کر پھریں۔ میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ جماعت کے نظام کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اپنی بدنیتوں کو پورا کرنے کے لئے دنیا میں پھریں۔ جہاں چاہیں جو چاہیں تلاش کریں لیکن اگر جماعت سے فائدہ اٹھانا ہے تو جماعت تقویٰ کی بناء پر آپ سے تعاون کرے گی اور تقویٰ کی حد تک آپ سے تعاون کرے گی، اس سے زیادہ نہیں۔

نیتوں کے فتور کی بہت سی مثالیں ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ روزمرہ کی انسانی زندگی پر جس طرح رشتوں کے متعلق میں نے بعض مثالیں دی ہیں، ان مثالوں کو چسپاں کر کے اس مضمون کو زیادہ کھولتا رہوں۔ آئندہ ایک یا دو خطبات میں (اللہ نے چاہا تو) اسی موضوع پر آپ سے خطاب کروں گا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے متعلق بعض باتیں

اب میں جلسے سے تعلق رکھنے والی بعض باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جلسہ سالانہ یو کے ایک مرکزی حیثیت اختیار کر چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے مختلف ممالک سے بکثرت لوگ اس لئے یہاں حاضر ہوتے ہیں کہ یہ وہ جلسہ ہے جس میں (امام جماعت) شریک ہوتا ہے اور اس پہلو سے اسے ایک مرکزیت مل گئی ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ جلسہ یو کے کا جلسہ کہلاتا ہے اور یو کے کی جماعت ہی زیادہ تر اس کا بوجھ اٹھاتی ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اس کی دوسری حیثیت نظر انداز نہیں ہو سکتی۔ عارضی طور پر بھی جب میں کسی جگہ جاتا ہوں، امریکہ ہو یا کینیڈا یا جرمنی یا کوئی اور ملک تو وہاں اچانک جمعوں کی حاضری بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ عام اجلاسوں کی حاضری بڑھ جاتی ہے۔ دُور دُور سے احمدی اپنی محبت اور جوش اور ولولے کے ساتھ وہاں حاضر ہوتے ہیں لیکن ان سب جگہوں میں مجھے سب آنے والے صاف نیت دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں کوئی فتور نظر نہیں آتا کیونکہ جو شخص مصیبت اٹھا کر بہت سے خرچ کر کے بہت دُور دُور سے آتا ہے اور دنیا کا کوئی فائدہ اس کے پیش نظر نہیں تو اس کی نیت پر حملہ کرنے کا کسی کو کوئی حق نہیں اور ایسے لوگ ہیں جو دین و دنیا میں ہر لحاظ سے خدا کی نظر میں مقبول ٹھہرتے ہیں اور اپنی نیتوں کا فیض پاتے ہیں۔ لیکن یو کے (U.K) کے جلسے کے متعلق میں یہ نہیں کہہ سکتا کیونکہ میں نے جو مشاہدہ کیا ہے اس کی رُو سے کئی قسم کے لوگ یہاں آتے دیکھے ہیں جو کہتے تو یہ ہیں کہ ہم آپ کا منہ دیکھنے آئے ہیں یا جلسہ دیکھنے کے لئے آئے ہیں اور بڑے جوش اور شوق سے آتے ہیں لیکن جب بات کو مزید کریدا جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ اُن کی اصل نیت کسی اور ملک میں (نقل مکانی) کی ہوتی ہے۔

تقویٰ کا تقاضا صاف گوئی ہے

جہاں تک پاکستان کے حالات کا تعلق ہے اس سلسلہ میں میں ہرگز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی کو متہم نہیں کرتا۔ وہاں اتنے دردناک حالات ہیں کہ اگر سارے پاکستانی احمدی بھی اپنے دین کی حمیّت کی خاطر روزمرّہ کی زندگی میں ظلم وستم سے بچنے کے لئے اور دین کے معاملے میں ہر روز طعن وتشنیع کا نشانہ بننے سے بچنے کی خاطر اگر ملک چھوڑ دیں تو اُن پر کوئی حرف نہیں۔ کسی پہلو سے بھی ان کو مطعون نہیں کیا جا سکتا لیکن نیتوں کو آپس میں ملا دینا یہ قولِ سدید کے خلاف ہے اور اگر قولِ سدید نہ رہے تو اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اس لئے مجھے فکر لاحق ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو یہ نیت لے کر چلتے ہیں کہ ہم نے کہیں اسائلم حاصل کرنا ہے ان کو اپنے آپ کو صاف صاف دیکھنا چاہیئے۔ وہ خود اپنی نظر سے اپنی نیت کی جڑ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس پر مٹی ڈال دیتے ہیں اور اس دھوکے میں مجھے بھی مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم تو صرف آپ کا چہرہ دیکھنے کو ترسے ہوئے تھے اس لئے آگئے ہیں اور اس کے بعد جلد از جلد اس چہرے کی طرف پیٹھ کر کے کسی اَور ملک کی طرف بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا آنا اپنی جگہ درحقیقت درست ہے لیکن نیت صاف ہونی چاہیئے، بات سچی ہونی چاہیئے۔ اگر وہ یہ کہیں کہ ہم تنگ آگئے تھے۔ ہمیں نکلنے کی کوئی راہ نہیں تھی۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم نے سوچا کہ جہاں تک پیش چلے ہم پاکستان سے (نقل مکانی) کر کے کسی ایسے ملک میں پناہ لیں جہاں مذہبی آزادی ہو۔ جہاں امن کے سانس لے سکیں تو اس پر کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ ساتھ وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ساتھ ہی ہمیں یہ بھی شوق پیدا ہوا کہ اس جلسے میں بھی شامل ہو جائیں گے۔ یہ ایک سچائی کی بات ہے۔ اس کے نتیجے میں ان کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ اس کے نتیجے میں میری ان سے محبت کم ہونے کی بجائے بڑھے گی لیکن جب بات اُلٹ کر کے پیش کرتے ہیں کہتے یہ ہیں کہ ہم آپ کا مُنہ دیکھنے آئے۔ جلسے کے ترسے ہوئے آئے ہیں اور دل میں ان کی نیت ان کو بتا رہی ہوتی ہے خواہ وہ اس آواز کو سُنیں یا نہ سُنیں کہ نہیں تم دراصل کسی اَور غرض سے آئے ہو۔ تو اس طرح وہ اپنا ثواب بھی گنوا دیتے ہیں۔ ایک ہی بات کو مختلف طریق سے بیان کرنے کے نتیجے میں بھی ثواب یا اُس کی بجائے بعض دفعہ سزا مترتب ہو جاتی ہے۔ اصل تقویٰ ہے جو نیکی کی جڑ ہے اور تقویٰ کی بات کو ہمیشہ میٹھے پھل لگتے ہیں۔ تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ سے صاف گو رہے۔ اپنے اندر کی روشنی سے اپنی نیتوں کے آخری کناروں تک نظر رکھتا ہو۔ اپنی نیتوں کی جڑوں کو پہچانتا ہو۔ یہی تقویٰ ہے اور اس کے نتیجے میں جب وہ سچ بولے گا۔ صاف بات کرے گا تو اس سے تعلق بڑھے گا نہ کہ کم ہوگا۔

اس کے برعکس بہت سے ایسے احمدی وہاں سے تشریف لاتے ہیں جن کی نیت خالص جلسے میں شرکت کی ہے یا ایک مدّت سے (امام جماعت) کو نہیں دیکھا ہوتا اور یہ تڑپ لے کر آتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نظر ڈال لیں۔ ان کی کیفیت ہی اَور ہوتی ہے۔ ان کے چہرے کی آن بان ہی مختلف ہوتی ہے۔ ان کی آنکھوں کے پیغام مختلف ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ انسان ایسے انسانوں سے اتنا متاثر ہوتا ہے کہ دل کے اندر ایک قیامت برپا ہو جاتی ہے۔ ایسی کئی عورتیں ہر جلسے پر آتی ہیں جنہوں نے کبھی اپنے گاؤں سے کسی دوسرے شہر کا بھی سفر نہیں کیا ہوتا، نہ ان کو شوق ہوتا ہے۔ ساری عمر کراچی نہیں دیکھا، لاہور نہیں دیکھا اور بڑے بڑے بعض شہر ہیں۔ کبھی خیال ہی نہیں آیا بلکہ اپنے گاؤں کو چھوڑنے کو مصیبت سمجھتی ہیں لیکن پیسے جوڑ جوڑ کر دور دراز کے علاقوں سے وہ آتی ہیں۔ بعض دفعہ وہ ایک سال نہیں کئی کئی سال تک پیسے جوڑتی رہتی ہیں تاکہ کسی طرح جلسے پر چلی جائیں اور خود بالمشافہ اپنے امام کو دیکھیں اور اس کی گفتگو سُنیں۔ اور جب اُن سے پوچھتا ہوں کہ بی بی اب کیا خیال ہے؟ تو کہتی ہیں کہ جی! اب واپسی، جو ہم نے کرنا تھا کر لیا۔ جو تمنّا تھی وہ پوری ہو گئی۔ اب ہم واپس جا رہی ہیں۔ ایک ایسی ہی خاتون آئیں جن کے چہرے سے نُور برستا تھا اور وہ سچائی کا نُور تھا۔ غریب سادہ طبیعت کی خاتون اور دیکھ کر یوں جس طرح پھول کھل جاتا ہے اس طرح ان کی فطرت کھل اُٹھی اور چہرے بشرے سے وہ خوشی ظاہر ہو رہی تھی جو امیدیں پوری ہونے پر پیدا ہوتی ہے۔ ایسی خوشی پھوٹتی تھی اور مجھ سے انہوں نے کچھ دیر باتیں کیں۔ میں نے کہا کہ کس طرح تشریف لائیں تو انہوں نے بتایا کہ اس طرح کہ گو حالات اچھے ہیں۔ گزارا چلتا ہے لیکن سفر کے لئے پیسے جوڑنے پڑتے ہیں اور سارا سال میں اس طرح بچت کرتی رہی اور خدا کے فضل سے مجھے پھر توفیق ملی ہے اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ اجازت ہو تو میں بیگم صاحبہ کو بھی ایک نظر دیکھ لوں۔ حالانکہ دل کے اپریشن کی وجہ سے ڈاکٹر نے منع کیا ہوا ہے کہ زیادہ ملاقاتیں نہیں کروانیں سوائے اس کے کہ گھر والے یا بہت بے تکلّف دوست ہوں جن سے طبیعت پر بوجھ نہ پڑے لیکن ان کے لئے میرے دل میں اتنا احترام تھا کہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا۔ میں خود اُن کو ساتھ لے کر اُوپر گیا اور اُوپر جا کر اُن کا تعارف کروایا۔

تو تقویٰ اپنے الگ رنگ رکھتا ہے۔ اس کے اندر ایک ایسی قوّت ہے کہ جو دلوں کو مغلوب کر لیتی ہے۔ اس میں خدا کی سچائی بول رہی ہوتی ہے۔ پس تقویٰ وہی ہے جو انسانی زندگی میں ایک انقلاب برپا کر دے اور اس کا آغاز نیتوں سے ہوتا ہے۔ نیت صاف ہوگی تو جو پودا بھی اس سے نکلے گا صحت مند نکلے گا۔ جتنا وہ نشوونما پائے گا اُتنا خدا کے قریب تر ہوتا چلا جائے گا۔ اس کی شاخیں زمین کی طرف بدنیت سے نہیں جھکا کرتیں بلکہ آسمان کی طرف اُٹھتی ہیں اور جب الٰہی پھلوں سے لد جاتیں ہیں تب زمین کے فائدے کے لئے اس کی طرف جھکتی ہیں۔ جو بدنیتوں کے پودے ہیں ان کی شاخیں بھی بعض دفعہ زمین کی طرف جھکتی ہیں مگر پھل دینے کے لئے نہیں بلکہ زمین کا رس چوسنے کے لئے اور وہ بار بار جھکتی ہیں اور بار بار نئی جڑیں پیدا کرتی ہیں۔ پس نیتوں کا معاملہ ایک بہت ہی گہرا معاملہ ہے۔ اس زندگی سے ہی اس کا تعلق نہیں آئندہ زندگی سے بھی تعلق ہے۔ آج کی نسلوں کی زندگی سے ہی نہیں کثیر تعداد میں آئندہ پیدا ہونے والی نسلوں کے ساتھ بھی آپ کے تقویٰ کا تعلق ہے، آپ کی نیتوں کا تعلق ہے۔ پس اپنی نیتوں کو جس حد تک بھی سیدھا کریں اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کے حالات درست ہوتے چلے جائیں گے اور آپ کی اصلاح کے امکانات پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ قولِ سدید کے بغیر اصلاح ممکن نہیں ہے اور قولِ سدید، جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا اس چیز کا نام ہے کہ انسان اپنے دل کے حالات سے واقف ہو کر وہی بات کرے جو واقعۃً دل میں ہے۔ اس سے زائد بات نہ کرے اور سچی بات کرے خواہ اس کا نقصان پہنچتا ہو۔ بل دے کر اور فریب کے ساتھ بات نہ کرے۔ ایسی عورتیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دیکھیں کہ جو بڑی غربت میں اس طرح جلسے کے شوق میں آئیں کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دین اور دُنیا دونوں سنوار دے گا۔ ان کی نسلوں پر رحمتیں نازل فرمائے گا۔ ایسے مرد بھی دیکھے جو غریب محنت کش ہیں، جن کے متعلق خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تو ضرور کہیں باہر نکلنے کے لئے آئے ہوں گے۔ لیکن جب اُن سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جی بس! ہماری نیت پوری ہو گئی۔ ہمیں کہاں یہاں آنے کی توفیق ملنی تھی۔ حسرتیں پال رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اچانک یہ انتظام فرما دیا اور ہم خدا کے فضل کے ساتھ اب دیکھ چکے۔ اب واپس اپنے اپنے کاموں پر جائیں گے۔ دل بے اختیار ان کی محبت میں اُچھلنے لگتا ہے۔ نظر ان پر دُعا بن کے نچھاور ہوتی ہے اور حیرت سے آدمی دیکھتا ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے کیسے کیسے متقی اور پاکباز لوگ پیدا کر دیئے ہیں، جن کی دُنیا میں اَور کوئی مثال دکھائی نہیں دیتی اور اس کے برعکس بعض اچھے بھلے کھاتے پیتے گھروں کی عورتیں ہیں جو کپڑوں کی گٹھڑیاں اُٹھا کے لے کر آتی ہیں اور نام جلسے کا اور نیت کپڑے بیچنے کی، وہ انگلستان کی بیچاری عورتوں کی مہمان ٹھہرتی ہیں جو کہ بڑے اخلاص کے ساتھ ان کی آؤ بھگت کرتی ہیں۔ جلسے کے چند ایام میں ٹھہرنا تو ہر ایک کا حق ہے اور یہاں کی جماعت اس کو سعادت سمجھتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نہایت ہی انکسار اور ایثار کے ساتھ یہ حقوق ادا کر رہی ہے اور بشاشت کے ساتھ یہ حقوق ادا کر رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ پر آکر تجارتیں نہ کریں

مگر آپ اندازہ کریں کہ جب جلسہ پر آنے والے کچھ مہمان آ کر اپنی گٹھڑیاں کھولتے ہیں تو اُن سے بے شمار پاکستانی کپڑے نکلتے ہیں جو بیچنے کی نیت کے ساتھ آئی ہوتی ہیں۔ مجھے جب کچھ عرصہ پہلے یہ علم ہوا کہ ہمارے لجنہ کے جو مختلف فنکشنز (FUNCTIONS) ہیں، لجنہ کی مختلف تقاریب ہیں ان میں بھی کپڑوں کی دکانیں لگ گئی ہیں تو مجھے اس کی بہت تکلیف ہوئی۔ میں نے کہا کہ یہ کیا قصّہ ہے تو انہوں نے کہا کہ جی! ہم کیا کریں۔ پاکستان سے فلاں فلاں خواتین نے یہ کپڑے بھیجے ہیں کہ ہمارے کپڑے بکوا دو اور اُن کے ساتھ ہماری بعض خواتین کے منہ ملاحظے ہیں۔ چنانچہ وہ بیچاریاں دکانیں لگا کر بیٹھ جاتی ہیں۔ پھر جب مزید اس بات کو کریدا تو پتہ لگا کہ جلسہ سالانہ پر بھی یہی قصّہ چل رہا تھا اور کئی سال سے یہ ہو رہا ہے اور بہت سی خواتین جو پاکستان سے آتی ہیں وہ جلسہ سُننے کی بجائے میری تقریر کے دوران بھی کپڑے بیچ رہی ہوتی ہیں اور دوسرے سُننے والوں کا بھی جلسہ خراب کرتی ہیں۔ بہت سی خواتین ہیں جو اس وقت کہ رش کم ہوتا ہے وقت نکال کر وہاں جا کر سودے کر رہی ہوتی ہیں۔ میں نے پھر مزید اس بات کی چھان بین کی تو پتہ لگا کہ بے انتہاء منافع بازی ہوتی ہے اتنی کہ ہوش اڑانے والی۔ اب یہ یہاں کی خواتین پر بڑا ظلم ہے لجنہ یو۔کے (U.K.) پر اور انفرادی طور پر لجنہ کی ممبرات پر بھی بے حد ظلم ہے کہ وہ بیچاریاں تو دین خدا کی خاطر قربانیاں کریں اور اپنے بھی کام کریں، بچوں کے بھی کام کریں، کھانے پکائیں، برتن دھوئیں اور چھوٹے چھوٹے گھروں میں اس خاطر آپ کی مہمان نوازیاں کریں کہ آپ خدا کے مہمان ہیں اور کچھ دنوں کے بعد پتہ لگے کہ خدا کے مہمان نہیں تھے یہ تو اپنے پیٹ کے مہمان ہیں اور گٹھڑیاں اٹھاتے پھرنے والی تاجرات ہیں اور جب ہم نے مزید تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اچھے بھلے کھاتے پیتے گھروں سے ان کا تعلق ہے۔ بہت امیر گھروں سے کہ جن کو ہرگز اس قسم کی مصیبت کی ضرورت ہی کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ ابھی حال ہی میں ایک واقعہ ہوا ہے جس سے مجھے بڑی سخت تکلیف پہنچی ہے اور اسی وجہ سے اب میں لجنہ اماء اللہ انگلستان کے لئے خصوصیت کے ساتھ ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں۔

ایک خاتون ہیں جو دل کی مریضہ ہیں۔ ان کے میاں مریض ہیں۔ ان کے پاکستان کے کسی خاندان سے تعلقات تھے۔ ان تعلقات کی خاطر وہ اپنے گھر میں ان کی اولاد کو بھی رکھتے ہیں۔ لیکن مجھے کسی نے بتایا کہ چونکہ میں نے لجنہ کو منع کر دیا کہ نہ جلسہ پر کوئی کپڑا بکے گا، نہ تمہاری تقریبات پر کوئی کپڑا بکے گا۔ جو چاہے آپ پر دباؤ ڈالے آپ نے ہرگز کسی کی بات نہیں ماننی اور صاف کہہ دیں کہ ہمیں حکم ہے کہ ہم نے یہ کام نہیں ہونے دینا اور اگر آپ کو ڈر ہے کہ ان کو تکلیف پہنچے گی تو آپ ان کو خط لکھیں۔ جن جن سے تلخ تجربات ہو چکے ہیں۔ ان سب کو خطوط کے ذریعے پہلے متنبّہ کریں کہ خدا کے لئے اس دفعہ کپڑے لے کر نہ آنا کیونکہ ہم اجازت نہیں دیں گے۔ اس کے باوجود وہی لوگ لائے جو پہلے بھی لاتے تھے اور جس گھر میں ٹھہرے ہیں اس گھر کے متعلق جس ذریعے سے بھی ہو سکا اشتہار دے دیا کہ آئندہ کپڑے خریدتے ہوں تو اس گھر پر تشریف لائیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ بیچاری کمزور عورت، دل کی مریضہ اور کئی قسم کے امراض میں مبتلا، ایک نہایت خطرناک اپریشن سے اعجازی طور پر شفاء پانے والی مگر ابھی کمزوری باقی ہے اُن کے دروازے کھٹکنے شروع ہوئے۔ کنڈی کھٹکتی تھی تو اُٹھ کر پوچھتی تھیں کہ جی کیا بات ہے؟ اس پر پتہ چلتا کہ جی آپ کے ہاں فلاں خاتون ٹھہری ہوئی ہیں، وہ سُنا ہے کپڑے بہت اچھے لے کر آئی ہیں تو میں کپڑے خریدنے آئی ہوں۔ اب اس بیچاری مخلص عورت کو اپنی تجارت کا نوکر بنا دینا یہ کہاں کی شرافت ہے۔ اس لئے سارے یو کے (U.K.) کی لجنہ کے لئے اور باقی جگہ جہاں بھی دین کی خاطر جلسے ہوتے ہیں، میں اعلان کرتا ہوں کہ ان جلسوں پر اگر کوئی اس قسم کے تجارتی مال لے کر دین کے نام پر سفر کرے اور دنیا کمانے کی نیت ہو جو اس طرح کھل کر ظاہر ہو جائے تو اُن کے ساتھ ہرگز کوئی تعاون نہیں کرتا۔ کوئی احمدی عورت ایسی عورتوں سے کپڑے نہ خریدے۔ تجارت ہر ایک کا حق ہے۔ ضرورت ہو یا نہ ہو کسی کو یہ کہنا ہمارا کام نہیں ہے کہ تم بہت امیر ہو، خدا نے تمہیں اتنا کچھ دیا ہے خدا کے واسطے ان چھوٹی چھوٹی حرکتوں سے باز آؤ۔ ہم نہیں کسی کو کہہ سکتے مگر جہاں دین کو ایکسپلائٹ (EXPLOIT) کیا جائے گا۔ دین کے نام پر بعض لوگوں کی شرافت کا استحصال کیا جائے گا تو وہاں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کوششوں کو رد کر دیں اور نامراد کر دیں۔ اس لئے تمام وہ جماعتیں جہاں میں جاتا ہوں، جہاں جلسے ہوتے ہیں وہاں اگر اس قسم کے تاجر پہنچیں خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں ہوں تو ان کی ان کوششوں کو ناکام کر دیں۔ ان کو کہہ دیں کہ ہم نے ہرگز تم سے تعاون نہیں کرنا اور یہی اُن کے ساتھ نیکی کرنا ہے تاکہ اگر وہ اگلی دفعہ آئیں تو صاف نیت سے آئیں اور اس کا ثواب تو حاصل کریں۔

افرادِ جماعت انگلستان پر بوجھ نہ بنیں

پھر ایک لمبے عرصے تک انگلستان کی جماعت پر بوجھ بن جانا جبکہ نہ کوئی رشتے داریاں ہوں۔ نہ کوئی لین دین کے پرانے خاندانی تعلقات ہوں یہ بھی ظلم کی بات ہے۔ وہاں سے جس نیت کے ساتھ آتے ہیں وہ نیّت پوری ہوئی اب اپنے گھروں کو جائیں اور اگر سیر و تفریح کرنی ہے تو پھر اپنے خرچ پر ٹھہریں۔ اگر توفیق نہیں ہے تو واپس چلے جائیں۔ رشتے داریاں ہیں تو ٹھیک ہے۔ رشتے داروں کے ساتھ جیسے جیسے ملاحظے ہوا کرتے ہیں، فریقین آپس میں ایک دوسرے کے معاملات کو سمجھتے ہیں ان میں جماعت کو کسی قسم کے دخل کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی شوق سے اپنے کام آئے۔ اپنے ذاتی اغراض کی خاطر اپنے کسی بے تکلّف رشتے دار کے گھر ٹھہر جائے لیکن نظر رکھے کہ اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچ رہی ہو۔ کہیں حیاء کی وجہ سے وہ اپنی تکلیف کا اظہار نہ کر رہا ہو۔ یہ وہ چیز ہے جو میرے موضوعِ گفتگو سے مستثنیٰ ہے لیکن جماعتی تعلقات ہوں۔ کوئی خاندانی رشتے نہ ہوں تو وہاں کسی حیاء دار کے گھر اگر ٹھہر جانا جس کو یہ کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہو کہ میاں اتنی دیر ہو گئی ہے اب آپ واپسی کا سامان کریں۔ وہ شرم کے مارے یہ بھی نہ کہہ سکے کہ فونوں کے بل بہت بڑھ گئے ہیں۔ اگر فون کرنا ہے تو خدا کے واسطے باہر جا کر کریں، وہ حیاء دار لوگ جو خدمتِ دین کی خاطر اتنی قربانی کرتے ہیں اُن پر ایک اور مصیبت اور ایک اور بوجھ بن جاتا ہے۔ پس جو آنے والے ہیں اُن کو حیاء چاہیئے لیکن جو ٹھہرانے والے ہیں وہ کم سے کم اس بات کے مجاز ہیں بلکہ میں اُن سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ یہ بات میری طرف منسوب کر کے کہیں گے کہ اگر آپ نے تجارتیں کرنی ہیں تو ہمارا گھر آپ کے لئے بند ہے۔ اپنا سامان اٹھائیں، ہوٹلوں میں جائیں آپ کو کون تجارتوں سے روکتا ہے مگر تجارتوں کے جو طریقے ہیں ان کو اپنائیں۔ فرضی تجارتی خرچ ڈال ڈال کر قیمتیں تو بڑھا لیتے ہیں کہ پاکستان سے کپڑا آئے تو اتنا اس پر کرایہ لگے گا، اتنا آنے والے کا کرایہ ہو گا، اتنا اس پر ٹیکس لگنا چاہیئے جن میں سے کچھ بھی نہیں لگا ہوا ہوتا، آنے والے بعض دفعہ جلسے کے دوسرے مہمانوں پر بوجھ ڈال دیتے ہیں۔ ایک گٹھڑی اس کو پکڑا دی اور ایک گٹھڑی اُس کو پکڑا دی اور رستے ایسے ایسے ڈھونڈتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ میں کینیڈا گیا تو وہاں جلسہ کے بعد میں تو فارغ ہو گیا لیکن میری بیگم نے چونکہ دل کا علاج کروانا تھا یہ امریکہ چلی گئیں اور امریکہ میں قیام کے دوران ان کو ایک ہومیوپیتھی دوائی کی سخت ضرورت پڑی اور میں سمجھا کہ یہ ایلوپیتھی علاج کے بس کی بات نہیں، اس لئے یہ دوا ضرور ملنی چاہیئے تو میں نے ان کو بتایا کہ میری کچھ دوائیں کینیڈا میں پڑی ہوئی ہیں وہاں سے منگوا لیں۔ ایک عزیز آنے والے تھے ان کے سپرد انہوں نے یہ کام کر دیا۔ اس وقت مجھے پتہ لگا کہ یہ کپڑے بھیجنے والے کیسے رستے اختیار کرتے ہیں۔ اس بیچارے کی کار میں ایک گٹھڑی کپڑوں کی ڈال دی گئی اور دوا پہنچ نہیں رہی تھی۔ دیر ہو رہی تھی۔ میں نے فون کر کے پتہ کیا کہ یہ ہو کیا گیا ہے تو پتہ چلا کہ کسی نے کپڑے بھیجے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اس بیچارے کی کار میں ڈال دیئے گئے اور اب کسٹم والے اس کو نہیں چھوڑ رہے تھے کیونکہ اس بیچارے نے لاعلمی کا اظہار کیا کہ میرے پاس کوئی تجارتی چیز نہیں۔ اس نے تو جھوٹ نہیں بولا لیکن واقعۃً وہ جھوٹ تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تجارتی چیز نہیں تو یہ ایک ہی طرز کے نئے سلے ہوئے خاص قسم کے اتنے کپڑے کیوں لے کر جارہے ہو۔ اس نے کہا کہ یہ تو مجھے کسی نے سپرد کئے تھے چنانچہ چند گھنٹے اس کو قید میں رکھا اور اور باتوں کی تحقیق ہوئی تو شک پڑ گیا اور ہومیو پیتھی کی دواؤں کو پتہ نہیں انہوں نے کس کس طرح آزمایا کہ اس میں کوئی DRUG تو شامل نہیں اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ کس حد تک اثر باقی رہا یا نہیں مگر ہم یہاں پریشان کہ وہ دوا پہنچ نہیں رہی۔ آخر ساری رات سفر کر کے بمشکل دوسرے دن وہ پہنچا، پھر وہ نیند سے مغلوب ہو گیا تو پھر کہیں رات کو جا کر وہ دوا ملی۔ اب ایک شخص کی نیت کہیں سے چلی تھی۔ میں یہ بتا رہا ہوں کہ نیتیں کس طرح اپنے بداثرات پھیلاتی رہتی ہیں۔ وہ نیت یہ تھی کہ براہِ راست کپڑا امریکہ نہیں جا سکتا تو جو لوگ کینیڈا جا رہے ہیں اُن کے ذریعہ ہم تجارتی کپڑے بھیج دیں اور اس نیت نے آگے یہ فتور پیدا کر دیا کہ کسی اَور نیت سے بیچارا ایک نوجوان اخلاص کے ساتھ اس خاطر چلا ہے کہ کوئی مریض ہے اس کو جلد دوا پہنچے لیکن اس کا سارا سفر برباد کر دیا گیا اور یہ اس بدنیتی کا پھل تھا۔

بیویوں کو تجارتیں کرنے کی شہ نہ دیں

جہاں تک تجارتوں کا تعلق ہے میں تو خود احمدیوں کو کہتا ہوں کہ تجارتیں کریں لیکن ایک نصیحت کرتا ہوں کہ جو خاوند اچھے بھلے کھاتے پیتے اور امیر ہیں وہ اپنی بیویوں کو اگر تجارتوں میں ڈالیں گے تو اس کا نقصان پہنچے گا۔ ان کی مرضی ہے جو چاہیں فیصلے کریں لیکن ایسی بیویوں کو جن کو تجارتوں کی چھٹیاں دے دی گئی ہوں ان کو اَور بھی بہت سی ایسی عادتیں پڑ جاتی ہیں جس کے نتیجے میں گھر کی طرف پوری توجہ نہیں رہتی۔ اولاد کی طرف پوری توجہ نہیں رہتی۔ کچھ نقصانات فوری نظر آتے ہیں کچھ دیر کے بعد نظر آتے ہیں، کچھ دکھائی نہیں دیتے لیکن اگلی نسلوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ میں تو ایک پاک نصیحت کر سکتا ہوں کہ آپ لوگوں کا حق ہے۔ دونوں نے تجارتیں کرنی ہیں تو بے شک کریں لیکن جن کو خدا نے کھلی توفیق دی ہو ان کو اپنی بیویوں کو اس بات پر شہ نہیں دینی چاہیئے یا ان کی اس عادت سے آنکھیں نہیں بند کرنی چاہئیں یا بعض اوقات اگر روکنا ضروری ہو تو روک دینا چاہیئے کہ وہ بے وجہ زائد روپے کی حرص میں ایسے کام کرتی پھریں جس سے گھر کا امن برباد ہوتا ہو لیکن یہ تو ایک نفلی مشورہ ہے۔

جماعت کو ملوّث نہ کریں

دوسرا مشورہ جو ہے وہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جماعت کو اس میں ملوث نہ کریں۔ اس قسم کے نفلی کام یعنی آپ کے نفل ہیں خدا کے ہاں تو وہ نفل نہیں ہیں لیکن آپ نے نفلی روپیہ کمانا ہے حرص پوری ہی نہیں ہو رہی تو نہ ہو بے شک لیکن پھر تجارت کے اصولوں پر کام کریں۔ کپڑا ایکسپورٹ (EXPORT) کرنے کے جو باقاعدہ طریقے ہوتے ہیں وہ اختیار کریں۔ دکانوں تک سامان پہنچائیں۔ ان سے آرڈرز لیں۔ ان دکانوں سے کوئی احمدی خریدتا ہے تو شوق سے خریدے لیکن یہ کوئی حق نہیں ہے کہ جماعت سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی حرصیں پوری کرتے پھریں۔ اس لئے میں جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اس قسم کی عادتوں کو روکنے میں مدد کریں اور محبت اور پیار اور ادب سے بے شک کہیں لیکن سچی بات کہنے سے شرم نہیں کرنی چاہیئے۔ ان کو کہنا چاہیئے کہ دیکھو تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے تم ایسی حرکتیں نہ کرو۔ تجارت کرتی ہے تو تاجروں کے پاس جاؤ۔ بڑے بڑے سٹوروں کے پاس جاؤ اور اُن سے سودے کرو۔ گورنمنٹ کے بل دو اور اس کے بعد جو منافع ہے وہ خیر و برکت سے کماؤ۔ اس میں سے پھر تمہیں چندوں کی بھی توفیق ملے گی لیکن ایسے کمانے والوں کی تو چندوں کی توفیق بھی میں نے کبھی نہیں

دیکھی۔ بہرحال مجھے تو جماعت یوکے (U.K.) کی اس بزرگ خاتون کی کہانی سن کر اتنی تکلیف ہوئی کہ دل اس وقت سے بے چین ہے۔ اتنا ظلم ہے کہ ایک بزرگ خاتون جو اس قدر محبت اور ایثار سے خدمت کرتی رہیں لیکن کوئی حیاء نہیں ہے اور ان کے لئے ایک عذاب بن گئے ہیں۔ ان کو تو ڈاکٹر نے کہا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو وہ آرام سے رہیں، کوئی بوجھ نہ پڑے، کوئی تکلیف نہ ہو لیکن بار بار دروازے کھٹک رہے ہیں اور وہ اُٹھ کر پوچھتی ہیں کہ کیا بات ہے؟ پتہ نہیں کیا پیغام آیا ہے؟ (تو پتہ چلتا ہے) کہ جی آپ کے ہاں ایک کپڑے بھیجنے والی خاتون رہتی ہیں۔ تو میری نصیحت یہی ہے کہ آپ نے آئندہ اگر تجارتیں کرنی ہوں تو تجارت کے اصولوں پر کریں اور اس طرح ملا جلا کر اپنے اور اپنے خاندانوں کی بدنامیوں کا موجب نہ بنیں۔ اور اپنی اولاد کے لئے گندے بیج نہ بوئیں کیونکہ اس سے آپ لوگ آئندہ بہت نقصان اٹھائیں گے۔ آپ کو دل کا سکون نہیں مل سکے گا۔ میں جانتا ہوں کہ وہ تو ابھی بھی کم ہوتا جا رہا ہے لیکن یہ سکون اور بھاگے گا۔ اس قسم کی دولتیں کبھی بھی دل کا سکون نہیں بخشا کرتیں۔ دل کا سکون تقویٰ سے ملتا ہے۔ اپنی نیتوں کو پاک صاف کریں۔ کبھی صاف نیت لے کر جلسہ پر آنے کی کوشش تو کریں پھر دیکھیں خدا کیسے کیسے فضل نازل فرماتا ہے۔ اس نیت سے آئیں اور اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ نیک نیتیں لے کر آئیں اور نیک اثر پیچھے چھوڑ کر جائیں اور نیک دعائیں لیں جو ساری عمر آپ کی زندگی کا خزانہ بنی رہیں گی۔ پس میں اُمید رکھتا ہوں کہ آئندہ ان قباحتوں سے احتراز کیا جائے گا اور جماعت نے چونکہ اب میری بات سن لی ہے اس لئے اس بات پر نگران ہو جائے گی۔ ان سے ویسے جتنے چاہیں تعلقات رکھیں ان لوگوں کا جو ادب کرنا ہے کریں لیکن ان کاموں میں اب اُن سے تعاون نہیں کرنا، کیونکہ یہ اُن کے لئے بھی مضر ہے اور اُن کے لئے بھی نقصان دِہ ہے۔

نیتوں کا فتور معاشرے کو گندا کر دیتا ہے

جہاں تک دوسرے معاملات میں نیتوں کے فتور اور اُن کے بداثرات کا تعلق ہے ان کے متعلق چونکہ مضمون بدلنا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آج کے خطبہ کی بجائے آئندہ خطبہ یا پھر اس کے بعد آئندہ کسی خطبہ میں میں اس کا ذکر کروں گا۔ میرا خیال یہی ہے کہ جس طرح آج ایک موضوع کو لیا ہے اور اس کے بعض حصّوں پر یہ امر چسپاں کر کے آپ کو دکھایا ہے کہ کس طرح نیّت کا فتور معاشرے کو گندا کر دیتا ہے اور مصیبتیں دنیا پر ڈال دیتا ہے اسی طرح زندگی کے ہر شعبے کا نیّتوں کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ پس دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک وہ جڑ جو تقویٰ پر مبنی ہوتی ہے وہ بھی نیّت سے اُٹھتی ہے اور ایک وہ شجرۂ خبیثہ جس کی جڑ بُرائی میں پیوستہ ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ اُکھڑی پھرتی ہے اور اُڑتی پھرتی ہے اور کئی قسم کے نئے نئے پودے اس کی جگہ آ لگتے ہیں اور وہ بھی اُکھڑ جاتے ہیں لیکن اس مضمون کو اس پہلو سے دیکھنا ضروری ہے کہ جڑ بہرحال فساد کے اندر ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں گندے پودے گندے پھل لے کر آتے ہیں ان سے اپنے آپ کو بچانا چاہیئے۔

آخر پر میں یہ ایک اصولی نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس مضمون کا استغفار سے بہت گہرا تعلق ہے۔ حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے استغفار کے مضمون پر بہت ہی عظیم الشان مضامین بیان فرمائے ہیں اور بہت ہی گہری نظر سے استغفار کے ہر پہلو کا تجزیہ فرمایا ہے۔ استغفار کا مطلب ہے: مٹی سے ڈھانپنا۔ غَفَرَ کا مطلب ہوتا ہے: ڈھانپ دیا۔ خدا تعالیٰ مغفرت فرماتا ہے اور انسان مغفرت طلب کرتا ہے۔ استغفار کا معنی ہے: کوشش کرنا کہ میں ڈھانپا جاؤں۔ ننگا وجود ہو تو اس کو کپڑے سے ڈھانپنا یہ استغفار ہے۔ جڑ ننگی ہو رہی ہو تو اس کو مٹی سے ڈھانپنا یہ استغفار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔

استغفار کے ضمن میں ایک قیمتی نصیحت

جس مضمون سے میں نے آج کے خطبہ کا آغاز کیا تھا اس پر واپس آتے ہوئے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ استغفار دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ استغفار ہے جو جڑوں کو ڈھانپنے والا ہے لیکن ایک استغفار ہے جو جڑوں کو چھپانے والا ہے۔ میں نے دو لفظ ڈھانپنا اور چھپانا عمداً استعمال کئے ہیں چھپانے سے مراد یہ ہے کہ بد جڑیں ہیں، گندی جڑیں ہیں اور آپ ان کو چھپاتے ہیں۔ یہ استغفار کے منفی معنی ہیں اور ایک استغفار ڈھانپنے والا ہے۔ جو شخص متقی ہو وہ بسا اوقات اپنی نیک نیتوں کو ڈھانپتا ہے اور دنیا کی نظر سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہیں تو یہ دونوں قسم کے استغفار لیکن ان کے نتائج میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ پس وہ لوگ جو اپنی بدیوں کو اور بدنیتوں کو چھپاتے ہیں وہ عادتاً انہیں اپنے آپ سے بھی چھپانے لگ جاتے ہیں۔ ان کو سمجھانے کی خاطر میں یہ مثال ان کے سامنے رکھتا ہوں کہ بعض دفعہ اگر جڑوں کی بیماریاں ہوں تو سارے درخت کی جڑیں تو یکدم ننگی نہیں کی جاتیں۔ مگر اچھا سمجھدار زمیندار کھود کر پہلے ایک ایک جڑ ننگی کرتا ہے، اس کا علاج کرتا ہے اور اس کے بعد اس کو ڈھانپتا ہے یعنی چھپانے کی بجائے خود کھودتا ہے اور اپنے درخت کی جڑوں کے حالات سے آگاہی حاصل کرتا ہے۔ ان کی بیماریوں کو پہچانتا ہے۔ اور پھر گندی مٹی کو اس سے ہٹا دیتا ہے اور پھر پاک مٹی سے اس جڑ کو ڈھانپ دیتا ہے پھر دوسری جڑ کی باری آتی ہے پھر تیسری جڑ کی باری آتی ہے۔ وہ لوگ جو باغوں کے ماہر ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس عمل کے نتیجے میں بسا اوقات نہایت خطرناک بیماریوں میں مبتلا پودا بھی صحت مند ہو جاتا ہے تو ایک دفعہ ننگا کرنا ضروری ہے، اس کے بعد پھر حقیقی استغفار نصیب ہوگا اور نیتوں کی جڑوں کا علاج خصوصیت سے توبہ سے ہوتا ہے۔ توبہ اور استغفار! پہلے توبہ ہے اور پھر استغفار ہے۔ توبہ کے بغیر استغفار کی کوئی حقیقت نہیں تو جس مضمون کو توبہ کہا جاتا ہے اس کا نقشہ یہ ہے کہ آپ اپنی جڑوں کو باری باری ایک ایک کر کے ننگا کریں۔ لوگوں کے سامنے نہیں بلکہ اپنے سامنے۔ آپ کے اندر اپنے حالات کے متعلق جو روشنی پیدا ہوگی وہی روشنی ہے جو بعد میں نور بن جایا کرتی ہے اور یہ روشنی ضروری ہے۔ اس کے بغیر نور نہیں بن سکتا، ہم جنس چیز سے اسی جنس کی چیز بنتی ہے خواہ ان کے اخلاق میں زمین و آسمان کا فرق ہو۔ نور کے لئے ایک نور کی ضرورت ہے اور اندر کی روشنی وہ پہلا نور ہے جو سچائی کے ساتھ آپ کو اپنے حالات سے آگاہ کرے۔ ہر سفر اختیار کرنے سے پہلے، ہر حرکت سے پہلے، ہر قدم اٹھانے سے پہلے عادت ڈالیں کہ اپنی نیت کا جائزہ لے لیں۔ اس کو اچھی طرح کھنگال کر دیکھیں معلوم کر لیں کہ اصل کیا ہے اس کے بعد نہ آپ اپنے نفس کو دھوکہ دے سکتے ہیں نہ کسی اور کو دھوکہ دینے کے لئے رجحان پیدا ہوگا کیونکہ یہ ایک ایسی کوشش ہے جس کے نتیجے میں سچائی سے پہلے سے زیادہ وابستگی ہو جاتی ہے۔ جو شخص اپنے دل کے چھپے ہوئے حالات کو اپنے اوپر کھولتا ہے اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بدیوں کو دیکھ لیتا ہے۔ اس کے اندر تقویٰ کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر ایک ایسی روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کے دل کی روشنی کو الٰہی نور میں تبدیل فرما دیتی ہے پس اس طرح اپنی نیتوں کو ٹٹولنا شروع کریں اور جہاں بدی دیکھیں وہاں ٹھہر کر اس کے علاج کے متعلق غور کریں توبہ سے کام لیں اور توبہ اکیلی کافی نہیں ہوا کرتی جب تک کہ دوبارہ اس جڑ کو ڈھانپا نہ جائے اور اس دفعہ کا جو ڈھانپنا ہے اس کا نام استغفار ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ اس سے کہیں کہ میری جڑ تو ننگی ہو گئی۔ اس کے حال سے میں خوب مطلع ہو گیا اب دوبارہ میں اسے ڈھانپتا ہوں لیکن اسے زندگی بخشنا اور صحت بخشنا اب تیرا کام ہے۔ اس لئے تو اپنے فضل کی مٹی سے اسے ڈھانپ تاکہ یہ صحت مند نشوونما پا سکے۔ اس طرح اگر آپ اپنی روزمرہ کی زندگی میں اپنے حالات اور اپنی نیتوں کی کنہ سے واقف ہونے کی کوشش شروع کر دیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ روزانہ آپ ایک نیا سفر کریں گے۔ روزانہ اپنے نفس کا ایک نیا مشاہدہ آپ کو نصیب ہوگا اور یہ ایک لامتناہی سفر ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا۔ انبیاء کو چھوڑ کر کیونکہ انبیاء کے استغفار کا مضمون بالکل الگ ہے جس کو حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ایک بڑی شان کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور وہ ایک ایسا اچھوتا مضمون ہے کہ جس کو تقویٰ کی روشنی کے بغیر کوئی شخص بیان کرنے کی اہلیت ہی نہیں رکھ سکتا۔ تو انبیاء کا حال چھوڑ کر کوئی نیک میری نظر میں ایسا نہیں جو یہ سفر مکمل کر سکے۔ کیونکہ جتنا وہ کھوج لگائے گا، جتنا اپنے اندر ڈوبے گا اسے ضرور کچھ نہ کچھ ایسا گند دکھائی دے گا جسے صاف کرنا ضروری ہے۔ کچھ نہ کچھ جڑیں ضرور بیماریوں میں مبتلا نظر آئیں گی جن کی صفائی ضروری ہے، اور دوبارہ پھر استغفار سے ان کا ڈھانپنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۶۰ میں نورجہاں اسلم زوجہ چوہدری محمد اسلم صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۴/۱ محلہ کیتھال ایبٹ آباد حال پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ر۳ر۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ایک کنال مالیتی -/۵۰,۰۰۰ روپے۔ (۲) حق مہر -/۷۰۰ روپے (۳) زیورات طلائی ۱۹½ تولہ مالیتی -/۵۲۶۵۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نورجہاں اسلم سول کوارٹرز نزد بیت الحمد پشاور کینٹ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری محمد اسلم خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ناصر احمد۔

مسل نمبر ۲۸۱۶۱ میں سیدہ ریاض بشیر زوجہ سید بشیر احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۶۱½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بی ۷ بلاک نمبر ۵ گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

○ کراچی کے مختلف علاقوں میں ایک ہی دن بموں کے چار دھماکے ہوئے جن سے پانچ افراد ہلاک اور ۵۰ زخمی ہو گئے۔ یہ دھماکے سندھ سیکرٹریٹ کے ڈی اے بلڈنگ سی آئی اے سٹاف کے دفتر اور سنٹرل پولیس آفس کے باہر کاروں میں نصب کئے گئے تھے بم پھٹنے سے شہر میں ہر طرف سیاہ دھواں پھیل گیا۔ متعدد گاڑیاں اور موٹر سائیکل تباہ ہو گئے۔

○ وزیر اعظم نے کراچی میں ہونے والے دھماکوں کو خالص دہشت گردی قرار دیا اور کہا کہ پاکستانی عوام کو اس قسم کی کارروائیوں سے کبھی خوفزدہ نہیں کیا جا سکتا۔

○ وزیر اعظم نے سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو کے صاحبزادے مسٹر اسد جونیجو کو اپنا مشیر برائے اسٹیبلشمنٹ مقرر کیا ہے ان کا درجہ وزیر کے برابر ہو گا۔

○ جی ایچ کیو میں ایک بریفنگ ہوئی جس میں صدر اور وزیر اعظم کے علاوہ تینوں مسلح افواج کے سربراہ شامل ہوئے اس میں ملکی حالات اور علاقے کے حالات کے پیش نظر دفاعی حکمت عملی کی منظوری دے دی گئی۔

○ مولانا آزاد کے خلاف استغاثہ دائر کرنے والے وکیل کا استغاثہ خارج کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے مستغیث وکیل کو دو ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے اور کہا ہے کہ غیر مسلم کو قرآن پاک پیش کرنا تبلیغ کا حصہ ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ سپیکر قومی اسمبلی گوہر ایوب جس طرح چاہتے ہیں اس طریقے سے کبھی مفاہمت نہیں ہو سکتی انہوں نے بے نظیر بھٹو کو اپنے چیمبر میں بلا کر دھمکی آمیز لہجے میں کہا کہ وزیر اعظم پاکستان سے مصالحت کر لیں پہلے والد کو پھانسی ہوئی اب شوہر سے بھی ایسا ہی ہو سکتا ہے۔

○ وزیر اعظم نے دریائے سندھ کے مغربی کنارے پر بننے والی نئی شاہراہ انڈس ہائی وے کا سنگ بنیاد کراچی میں رکھ دیا یہ سڑک کراچی اور پشاور کو ملائے گی اور بارہ سو کلومیٹر لمبی ہو گی۔

○ مولانا عبدالستار نیازی نے کہا ہے کہ شریعت بل میں اگرچہ بہت سی خامیاں ہیں لیکن اس کی منظوری نے شریعت کے نفاذ کی بنیاد فراہم کر دی ہے۔

○ حزب جہاد کی سنٹرل کمیٹی نے اپنے امیر آغا مرتضیٰ پویا کو اپنی جماعت سے نکال کر آئی جے آئی سے تعاون جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ سوویت یونین کے صدر مسٹر گورباچوف نے بھی ایٹمی ہتھیاروں میں کمی کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے بڑی تعداد میں ایٹمی میزائلوں کو ختم کرنے اور ایٹمی بمبار طیاروں کو حالت جنگ ختم کرنے کا حکم دیا ہے۔ ٹیلی ویژن پر ایک نشری تقریر کے دوران انہوں نے سوویت یونین کی فوجوں میں ۷ لاکھ کی کمی اور ایک سال تک ایٹمی تجربات پر پابندی عائد کرنے کا بھی اعلان کیا۔ روسی صدر نے یہ اعلان امریکہ کے صدر مسٹر بش کی طرف سے ایٹمی ہتھیار یکطرفہ طور پر کم کرنے کے اعلان کے جواب میں کیا۔

○ امریکہ کے صدر بش نے سوویت یونین کے صدر گورباچوف سے فون پر بات کی اور روسی صدر کی طرف سے اعلان شدہ اقدامات کی تعریف کی انہوں نے اسے پوری دنیا کے لئے ایک اچھی خبر قرار دیا۔

○ یوگوسلاویہ میں نئی جنگ بندی بھی ناکام ہو گئی۔ وفاقی فوجوں نے کروشیا کے دو قصبوں پر سخت حملہ کیا۔ وفاقی فوجوں کے حملے کا مقصد جنوبی کروشیا کے داخلے کے راستے پر قبضہ کرنا اور اسے ملک کے دوسرے حصوں سے کاٹنا ہے۔ وفاقی فوج کے تازہ حملے میں ۲۰ افراد ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔ کروشیا نے ایک مگ جیٹ طیارہ بھی مار گرایا۔ بلغراد میں امن کے حق میں مظاہرہ کیا گیا۔

○ بھارتی پنجاب میں تشدد اور پولیس مقابلوں میں ۳۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ۱۳ سکھ بھی ہیں جو پولیس فائرنگ سے ہلاک ہوئے۔

○ امریکہ کے کئی علاقوں میں موسم سرما کے آغاز ہی میں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے آگیا ہے اور برفباری ہو رہی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے فائرنگ کر کے ۱۷ حریت پسندوں اور نہتے شہریوں کو ہلاک کر دیا۔

○ مقبوضہ کشمیر کے علاقے لداخ میں مسلم کش فسادات میں مسلمانوں کا بھاری مالی و جانی نقصان ہوا ہے۔ ہندوؤں نے ورغلا کر بودھوں کو مسلمانوں کا سماجی بائیکاٹ کرنے پر آمادہ کر دیا۔

○ بھارتی قزاقوں نے بنگلہ دیش کے دو ٹرالر لوٹ لئے۔

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

۲۹-۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۹۰ گرام ۶۳۰۰ ملی گرام مالیتی -/۲۴۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ سیدہ ریاض بشیر۔ بی ۷ بلاک نمبر ۵ گلشن اقبال کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید بشیر احمد وصیت نمبر ۲۱۷۴۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مبشر حسین۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا:- مکرم شیخ مظفر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ کے برادر نسبتی خورشید احمد صاحب لیاقت آباد کراچی بہت بیمار ہیں۔

○ چوہدری محمد عبداللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ حافظ آباد کے دل کا بائی پاس اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ مگر اپریشن کے بعد شوگر کی وجہ سے زخم ابھی تک صحیح طرح سے ٹھیک نہیں ہوا۔

○ مکرم ملک عبدالوحید سلیم صاحب سمن آباد لاہور کی اہلیہ عرصہ چار سال سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہے ہر قسم کے علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

ختم قرآن:- محترمہ مسز نصیر الدین بھٹی صاحبہ دارالنصر غربی ربوہ لکھتی ہیں کہ: "میری بیٹی دردانہ نزہت نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے قرآن مجید بار بار پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔"

دو سو سالہ ہومیو علاج کے تجربات و تحقیق کا نچوڑ "جرمن ہومیو علاج" جدید دور کا جدید ترین علاج

بے اولاد
نرینہ اولاد سے محروم حضرات کے لئے تحفہ "جرمن ہومیو علاج"
اوقات کار: بعد نماز عصر تا نماز عشاء

تمام امراض، خاص کر پرانے اور پیچیدہ امراض مثلاً کمر درد، سر درد، شوگر، نزلہ زکام، قبض، اسہال، بال گرنا، سفید ہونا، جوڑوں کا درد، موٹاپا، مرگی، ہسٹیریا، بلڈ پریشر، کیل مہاسے، قد کا نہ بڑھنا، گیس، معدہ، پتا، گردہ، مثانہ، قلب، جلد اور مردانہ و زنانہ امراض کا جرمن سیل بند ادویات پر مشتمل اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مؤثر اور کامیاب ترین "جرمن ہومیو علاج" ضرور آزمائیں
اس کے علاوہ جرمنی و فرانس کے سیل بند ادویات برائے فروخت موجود ہیں
عزیز ہومیو پیتھک سٹور۔ یونیورسٹی روڈ۔ رحمان کالونی ربوہ
فون: ۴۱۲ (۰۴۵۲۴) پوسٹ کوڈ: ۳۵۴۶۰

آپریشن کے بغیر
ناک، پراسٹیٹ، ریڑھ کی ہڈی کے امراض۔ السر، پتھری، رسولی، گومڑ اور بواسیر کا کامیاب علاج "جرمن ہومیو علاج"
تعطیل: بروز اتوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویّہ

حبوب مفید اٹھرا قیمت فی شیشی ۱۵ روپے مکمل کورس ۴۵ روپے	**زوجام عشق خاص** قیمت ۵۰۰ روپے	**تریاقِ معدہ** خرابیٔ ہضم کا موثر علاج قیمت ۱۰، ۲۰، ۳۰ روپے	**روشن کاجل** آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے قیمت ۵ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) دو دواؤں پر مشتمل قیمت ۱۷۵ روپے	**شباب آور موتی** قیمت فی شیشی ۸۰ روپے	**راحتِ جان** تبخیرِ معدہ کا علاج قیمت ۱۵ روپے	**سُرمہ جواہر** مشہور و معروف تحفہ قیمت ۵ روپے
لیکوریں قیمت ۲۰ روپے	**سونے چاندی کی گولیاں** قیمت ۲۰۰ روپے	**شربت صدر** نزلہ زکام اور کھانسی کا موثر علاج قیمت ۱۸، ۲۴ روپے	**تریاقِ بواسیر** خونی اور بادی بواسیر کیلئے قیمت ۲۰ روپے

- دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔
- فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۱ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔

بیرونی مریض پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

فون: ۵۳۴، ۶۳۴ ــــ پوسٹ بکس ۶۰

اٹھرا کی گولیاں

نرینہ اولاد سے محروم حضرات، مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے اُمید کی کرن

اٹھرا کی گولیاں | **نرینہ اولاد کیپسولز** بفضلِ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے | **ایچ۔ کے۔ این** تبخیر معدہ کیلئے مفید گولیاں گیس، سینہ کی جلن اور نظام ہضم کی درستی کیلئے بے مثل

طاقت کا سرچشمہ **گولڈن پلز** پٹھوں کی کمزوری اور اعضائے رئیسہ کے لئے بے حد مقوی آزمودہ

دواخانہ محافظ صحت

مشہور زمانہ حکیم نظام جان کے فرزند حکیم عطاء الرحمٰن علوی (رجسٹرڈ) اینڈ سنز۔ گول چوک اوکاڑہ۔ برانچ: کوٹ نہال سنگھ گلی ۲ مکان ۴ مین سٹریٹ اوکاڑہ

پاک گولڈ سمتھ (PGS)

اقصیٰ روڈ (طارق مارکیٹ) ربوہ

عبدالمنان: فون نمبر دکان ۵۵۰-۶۴۳ گھر ۷۴۹-۵۴۹

مدینی • اوّلین • مشہور آفاق

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 3-D-1 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس -/200
SPERMATOZDA COURSE

عورتوں کیلئے کورس -/100
STERILITY COURSE

اٹھرا کورس ATHRA COURSE 90/-

تفصیلی لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون: ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

خوشخبری

ہر قسم کی قانونی و دیگر کتب کی جلد بندی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

شیخ غلام نبی اینڈ سنز

۱۴ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۲۳۳۰۱۴

اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

نئی صدی کی عبادت گزاری کا حق ادا کرنے کیلئے

الرّحیم جیولرز

خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون: 629443 626280

• نرینہ اولاد سے محروم • بے اولاد • اٹھرا • سوکھا • گرمی • گیس کا علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۱۹۰

فون ۴۸۴۴، ۶۴۹۷، ۲۳۱

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

برانچیں: ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس، ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ لاہور: جوہر ٹاؤن فیز ۱ بالمقابل مسجد چوک مزنگ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ وفاقی کالونی نیو کیمپس روڈ، چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ، کراچی: محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ، اسلام آباد: مکان نمبر ۲۰۲۹ گلی ۱۱ سیکٹر ۱۰/۲-I نزد انڈسٹریل ایریا

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ